حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین و الامام المسلمین، خلیفۃ الخلیفۃ الرسول ﷺ، فاروق بین الکفرِ والاسلام بزبان امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں نذرانہ عقیدت حدیثِ رسول ﷺ کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شجرہِ نسب:

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی اور کنیت ابو حفص تھی اور والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب یہ تھا حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزم۔

پیدائش:

عام الفیل کے 13 برس بعد ہوئی۔

- اُسد الغابہ جلد 2، حصہ ہفتم (ع،م) صفحہ 641
- طبقات ابنِ سعد جلد 2، حصہ سوم (خلفائے راشدین اور صحابہ کرام) صفحہ 47

محبوبِ خدا جل اللہ جلالہ مطلوبِ مصطفیٰ ﷺ :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے دُعا فرمائی: اے اللہ تو ابو جہل (عمر بن ہشام) یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے پسندیدہ (محبوب) بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطاء فرما۔ راوی کہتے ہیں ان دونوں میں سے اللہ کو محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

- النجابہ فی مناقبِ صحابہ والقرابہ (مناقبِ حضرت عمر فاروق) صفحہ 117، حدیث 109
- ترمذی شریف کتاب المناقب: باب مناقب عمر، حدیث 3681
- مسند احمد بن حنبل رقم 5696
- الحاکم فی المستدرک جلد 3 حدیث 573 رقم حدیث 6129
- صحیح ابنِ حبان رقم 6881
- طبقات ابن سعد جلد 2 حصہ سوم صفحہ 50
- مسند بزار اور مسند حمیدی میں بھی یہ حدیث مذکور ہے

اسلام قبول کرنے کا واقعہ: (اختصار کے ساتھ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے اس نیت سے نکلے کہ (نعوذ باللہ) آج محمد ﷺ کو قتل کر دوں گا جس نے ہمارے باپ دادا کے دین کو غلط کہا تو راستے میں بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص (نعیم بن عبداللہ قرشی کا نام بھی آیا ہے) ملا اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے تو کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کرنے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ تعجب ہے تمھاری بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں یہ سنتے ہی غصے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب رضی اللہ عنہ ان کو قرآن پڑھا رہے تھے دروازے پر حضرت عمر کی آواز سن کر حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھپ گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر پوچھا کہ یہ گنگناہٹ کیا تھی انہوں نے کہا کچھ نہیں بس آپس میں باتیں کر رہے تھے حضرت عمر نے کہا شائد تم لوگ اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے ہو تو ان کے بہنوئی نے کہا کہ اے عمر! تم نے کبھی غور کیا کہ حق اگر تمھارے دین میں نہ ہو؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کی پیٹائی کر دی بہن شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھی تو ان کو بھی ایسا دھکا دیا کہ چوٹ کی وجہ سے چہرے سے خون نکل آیا تو

بہن نے غصے میں کہا اے عمر ! میں بھی فاطمہ بنتِ خطاب ہوں اور تمھارے دین میں حق نہیں اس لئے میں گواہی دیتی ہوں :

لا الہ الاالله محمد الرسول الله (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں)

اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت اثر ہوا جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو کہا کہ اچھا تم لوگ جو کچھ پڑھ رہے تھے مجھے بھی دیکھاؤ تو آپ کی بہن نے کہا کہ نہیں تم ناپاک ہو اس کو صرف پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں پہلے تم غسل کرو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل کرنے کے بعد قرآن کے اوراق دیے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھنا شروع کیا جو کہ سورہ طٰہٰ کا حصہ تھا

اننی انا الله لاالہ الا انا فا عبدنی و اقم الصلوٰۃ الذکریٰ

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میری عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سورہ حدید کی آیت نمبر 1 پڑھی۔

پڑھنے کے بعد فرمایا مجھے محمد ﷺ کا راستہ بتاؤ یہ تو بہت اچھا کلام ہے۔

یہ سب حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے اور کہا کہ خوشخبری ہو میں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تمھارے حق میں قبول ہو گئی ہے۔

پھر حضرت عمر وہاں سے نکل کر کوہِ صفاء حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے دروازے پر حضرت حمزہ ، طلحہ اور چند صحابہ کرام رضی الله تعالیٰ علیھم اجمعین تھے جو حضرت عمر کے آنے سے ڈر سے گئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنے دو اگر نیک ارادے سے آیا ہے تو اچھا ہے نہیں تو اسی کی تلوار سے اس کی گردن مار دوں گا، حضرت عمر اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے عمر کی چادر اور تلوار کے

پٹے کو مضبوطی سے پکڑ کر کہا اے عمر! تو اس وقت تک باز نہ آئے گا جب تک اللہ تیرے لئے رسوائی اور عذاب نازل نہ کر دے جیسا اس نے مغیرہ پر نازل کیا پھر فرمایا اے اللہ یہ عمر بن خطاب ہے اے اللہ دین کو عمر بن خطاب سے عزت دے، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل کی دنیا بدل گئی اور بولے:

اشھد الا الہ الااللہ محمدالرسول اللہ

جب یہ پڑھا تو زید بن ارقم کا گھر اور کوہ صفاء کی گھاٹی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے نعرہِ تکبیر سے گونج اٹھی۔

اور آپ سے پہلے تقریباً چالیس یا اس سے اوپر کم و بیش مختلف روایات کے مطابق لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔

مختلف الفاظ کے ساتھ یہ واقع ہر تاریخ اور سیرت کی کتاب میں موجود ہے۔

- طبقات ابن سعد جلد دوم، حصہ سوم، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام، صفحہ 48-51 (نفیس اکیڈمی)
- سیرت مصطفیٰ ﷺ ص134-136 (دعوتِ اسلامی)
- اسد الغابہ جلد دوم حصہ ہفتم (ع،م) ص643 (المیزان ناشیران تاجران کتب)
- سیرت ابن ہشام جلد اول، حصہ اول ص248-350 (اسلامی کتب خانہ)
- تاریخ ابنِ خلدون جلد دوم، حصہ اول، رسول اور خلفائے رسول، ص46-47 (نفیس اکیڈمی)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام پر اہل آسماں میں خوشی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ تحقیق اہلِ آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے پر خوشی منائی ہے۔

- طبقات ابن سعد جلد 2، حصہ سوم، ص 50 نفیس اکیڈمی
- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ، ص 118، حدیث 110
- سنن ابن ماجہ، المقدمہ، باب فضل عمر فاروق جلد 1، حدیث 37، رقم 103
- صحیح ابن حبان، رقم 6883
- طبرانی معجم الکبیر رقم 11109
- حاکم فی المستدرک رقم 4491

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تب سے ہم لوگ برابر غالب رہے۔

- طبقات ابن سعد جلد دوم، حصہ سوم، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام، ص 51

جنتی ہونے کی بشارت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔

- منہاج السوی: باب خلفائے راشدین و صحابہ کرام کے مناقب، ص 627، حدیث 699
- سنن ترمذی: مناقب ابو بکر و عمر، رقم 3664-3665
- سنن ابن ماجہ: فضائل اصحابِ رسول ﷺ حدیث 95-100
- صحیح ابن حبان: رقم 6904
- طبرانی معجم الاوسط رقم 1348 و فی معجم الصغیر رقم 976

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو (9) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے گواہی دوں تو بھی گنہگار نہ ہوں گا پوچھا گیا وہ کیسے ؟ تو فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کوہِ حرا پر تھے

آپ ﷺ نے فرمایا اے حرا! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں، پوچھا گیا وہ کون تھے تو (حضرت سعید بن زید) نے فرمایا حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پوچھا گیا دسواں کون تھا تو فرمایا میں تھا۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: ص136، حدیث131
- سنن ترمذی: مناقب سعید بن زید، رقم3757
- نسائی سنن الکبریٰ: رقم8190
- حاکم فی المستدرک: رقم5898

ایک اور حدیث میں سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں ابو بکر، عمر، عثمان، علی۔۔۔۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین طویل حدیث ہے

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: ص135،136 حدیث130
- سنن ترمذی: مناقب عبدالرحمٰن بن عوف رقم3748
- فضائل صحابہ (احمد بن حنبل): رقم92
- حاکم المستدرک: رقم5858

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ جس شخص سے سب سے پہلے مصافحہ کرے گا وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور سب سے پہلے جس پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: مناقب عمر فاروق، ص137، حدیث 132
- سنن ابن ماجہ: فضل عمر رقم104
- حاکم المستدرک: رقم4489

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فخر کرتا ہے۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: مناقب عمر، ص154، حدیث151
- طبرانی معجم الاوسط: رقم1251

اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث (جو نبی تو نہیں مگر اللہ الہام کے ذریعے اس سے کلام کرتا ہے) ہے تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: ص127، حدیث121
- صحیح بخاری: جلد سوم، مناقب عمر حدیث1349

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت ہے

- النجابہ فی مناقب صحابہ ولقرابہ: ص128، حدیث122
- صحیح مسلم: رقم2398
- سنن ترمذی: مناقبِ عمر فاروق، رقم3693

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتا۔

- المستند: مناقب عمر فاروق، ص73، حدیث140
- سنن ترمذی: مناقبِ عمر فاروق، رقم3686
- حاکم فی المستدرک: رقم4551

حضور نبی اکرم ﷺ کے وزیر:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبیؑ کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں سو آسمان والوں میں میرے وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین والوں میں ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔

- منہاج السوی: ص 626، حدیث 696
- سنن ترمذی: مناقب ابو بکر و عمر، رقم 3680
- حاکم فی المستدرک: رقم 3047

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہم کی پیروی اور اقتداء کرنا۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: جامع مناقب خلفائے راشدین، ص 302، حدیث 332
- طبرانی معجم الاوسط: رقم 3816

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کو بھی یاد کرو:

امام طبرانی نے سیدنا علی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات ضرور کیا کرو۔

- المستند: مناقب امام عمر فاروق، ص 72، حدیث 137
- طبرانی معجم الاوسط: رقم 5549

حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب صالحین کا ذکر کرو تو جلدی سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی پکارا کرو۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: مناقب عمر، ص 158، حدیث 157
- المصنف ابن ابی شیبہ: جلد 6 رقم 31975

شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ڈرتا ہے:

ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے (اے عمر!) جب شیطان تمھیں راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمھارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: مناقب عمر، ص130، حدیث124
- صحیح البخاری: مناقب عمر، رقم3480
- صحیح المسلم: فضائل عمر، رقم 2396
- نسائی سنن الکبریٰ: رقم8130

اور یہ حدیث کثیر کتبِ احادیث میں درج ہے۔

نبی مکرم ﷺ کے لئے بمنزلہ کان اور آنکھ:

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر (صدیق) رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر (فاروق) رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

منھاج السوی: ص626، حدیث 697

سنن ترمذی: مناقب ابو بکر و عمر، رقم3671

شیعہ کی کتاب سے:

اس ترمذی شریف کی حدیث سے ملتی جلتی حدیث تھوڑے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اہلِ تشیع کی ایک کتاب معانی الاخبار (شیخ صدوق) میں حدیث ملتی ہے

امام حسن بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے سماعت (کان) کی منزل پر ہے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے بصارت (آنکھ) کی منزل پر ہے اور عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے قوتِ قلب کی منزل پر ہے۔امام حسنؑ فرماتے ہیں جب دوسرا دن ہوا میں آپ ﷺ کی خدمت میں گیا جبکہ امیر المومنینؑ، ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) ان کے پاس تھے تو میں نے عرض کیا بابا جان! میں نے آپ کو ان اصحاب کے بارے میں یہ قول فرماتے ہوئے سنا ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں پھر اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کان، آنکھ اور دل ہیں۔

- معانی الاخبار: جلد دوم، صفحہ 436

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمرِ مبارک:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ کی عمرِ مبارک 63 برس تھی، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمرِ مبارک 63 برس تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمرِ مبارک بھی 63 برس تھی۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: باب جامع مناقب خلفاء راشدین، ص 283، حدیث 306
- صحیح مسلم: باب سنِ النبی ﷺ، رقم 2348

اس کے بعد النجابہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب فرماتے ہیں یہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ یہ کمال فنائیت فی الرسول ﷺ کا نتیجہ ہے کہ شیخین کریمین کی عمرِ مبارک بھی نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک جتنی تھی۔

اور اللہ پاک نے بھی کمال محبت رکھنے والوں کو اور نبی اکرم ﷺ کے دونوں وزیروں کو قبر میں بھی ساتھ ساتھ رکھا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حشر بپا ہوگا تو سب سے پہلے میری قبر کھلے گی پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر ہم جنت البقیع میں آئیں گے پھر ان کی قبریں کھلیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت پر روئے گا۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: مناقب عمر، ص 164، حدیث 166
- طبرانی معجم الکبیر: جلد 1، رقم 61

شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے اسلام مین کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہو گیا اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے داخل نہیں ہوتی۔

- المستند: باب مناقب عمر، ص 72، حدیث 137

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضرت علیؑ کے تحسین آمیز دعایہ کلمات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے وہ ان کے حق میں دعا کرتے تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوٰۃ پڑھ رہے تھے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک

شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علیؑ تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بکثرت سنتا تھا میں اور ابو بکر و عمر آئے، میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر نکلے رضی اللہ تعالیٰ علیہم ۔

- النجابہ فی مناقب صحابہ والقرابہ: ص 123، حدیث 115
- صحیح البخاری: مناقب عمر، جلد 3/1348، رقم 3482
- صحیح مسلم: فضائل عمر، رقم 2389

تحسین آمیز کلمات شیعہ کتاب نہج البلاغہ سے حضرت علیؑ کا خطبہ نمبر: 228

اللہ فلاں شخص کا بھلا کرے کہ اس نے کجی کو سیدھا کیا اور مرض کا علاج کیا، سنت کو قائم کیا اور فتنوں کو چھوڑ کر چلا گیا، دنیا سے اس عالم میں گیا کہ اس لباس حیات پاکیزہ تھا اور عیب بہت کم تھے اس نے دنیا کے خیر کو حاصل کیا اور اس کے شر سے آگے بڑھ گیا، اللہ کی اطاعت کا حق ادا کر دیا اور اس سے مکمل طور پر خوفزدہ رہا وہ دنیا سے اس عالم میں رخصت ہوا کہ لوگ متفرق راستوں پر تھے جہاں نہ گمراہ ہدایت پا سکتا تھا اور نہ ہدایت یافتہ منزل تک جا سکتا تھا۔

- نہج البلاغہ: خطبہ 228 اردو ترجمہ جواد حیدری

اس کی شرح میں ابن ابی الحدید (ساتویں صدی ہجری) نے فرمایا کہ فلاں شخص سے مراد یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت یکم محرم الحرام ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی تاریخ یکم محرم الحرام غلط العام مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت 26 ذی الحجہ کو ہوئی یا ایک اور روایت کے مطابق 29 ذی الحجہ ہے یکم محرم الحرام کو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ اور تدفین ہوئی اس پر اہلِ سنت کی مستند کتب سے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔البدایہ والنہایہ : حافظ ابنِ کثیر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

مجوسی النسل رومی گھرانے کے ابو لؤلؤہ فیروز نے جب کہ آپ 26 ذی الحجہ کو بدھ کے روز محراب میں کھڑے ہو کر صبح کی نماز پڑھ رہے تھے آپ پر دو دھارے خنجر کا وار کیا، پس اس نے آپ پر تین وار کیے ۔

آگے چل کر صفحہ 186 پر فرماتے ہیں کہ

محمد بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ بدھ کے روز ہو جب کہ 23 ہجری کے ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اور یکم محرم الحرام اتوار کے روز آپ دفن ہوئے۔

تھوڑا آگے چل کر فرماتے ہیں

راوی کہتا ہے کہ میں عثمان بن اخنس سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا میرے خیال میں تو بھول گیا ہے ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی اور ذی الحجہ کی ایک رات باقی تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت ہوئی۔

ابو معشر کا قول ہے کہ 23ھ ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔

- البدایہ والنہایہ: جلد ہفتم (7) ص 185-186 (23 ہجری کے واقعات) نفیس اکیڈمی
- 2۔ طبقات ابن سعد: محمد بن سعد کاتب الواقدی

2۔ طبقات ابن سعد:

ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 26 ذی الحجہ 23ھ یومِ چار شنبہ کو خنجر مارا گیا اور یکم محرم الحرام 24ھ کی صبح کو یک شنبہ کے دن دفن کیے گئے۔

راوی کہتے ہیں میں نے یہ روایت عثمان بن اخنس سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے میں نہیں سمجھتا کہ تم سے غفلت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 26 ذی الحجہ کو ہوئی۔

اس صفحہ پر قتادہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار شنبے کو زخمی کیے گئے اور پانچ شنبہ کو ان کی وفات ہوئی۔

- طبقات ابن سعد: جلد 3، ص 123

3۔ تاریخ ابن خلدون:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہونے کے بعد برابر ذکر اللہ کرتے رہے یہاں تک کہ شب چہار شنبہ 27 ذی الحجہ 23ھ کو اپنی خلافت کے دس برس چھ ماہ بعد جان بحق تسلیم ہوئے۔

- تاریخ ابن خلدون: جلد 2، حصہ اول، باب رسول ﷺ اور خلفائے رسول، ص 301

4۔ تاریخ طبری:

ہشام بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ 27 ذی الحجہ 23ھ کو شہید ہوئے ان کی مدت خلافت دس سال، چھ ماہ اور چار دن رہی۔

صفحہ 217 پر فرماتے ہیں

آپ نے چہار شنبہ کی شب کو 27 ذی الحجہ کو وفات پائی اور پنج شنبہ کی صبح کو آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔

اختلاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات یکم محرم کو ہوئی۔

- تاریخ طبری: جلد 3، حصہ اول، حضرت عمر کی خلافت ص 217-218

نہ کسی راوی کا نام ہے نہ کوئی حوالہ

اس کے بعد ابن سعد والی روایات بیان کی جو محمد بن سعد اور ابو معشر سے مروی ہیں جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

5۔اُسد الغابہ:

اسد الغابہ میں امام ابن اثیر نے پہلے ابن سعد کی روایت نقل کی (جو اوپر مذکور ہے) پھر دوسری روایت ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لوئو فیروز نے 26 ذی الحجہ کو دو شنبہ کو زخمی کیا اور اس کے بعد تین روز تک زندہ رہے پھر وفات ہو گئی۔ (اس روایت کے مطابق 26 ذی الحجہ اور 3 روز 29 ذی الحجہ بنتی ہے یکم محرم اس میں بھی نہیں بنتی)

- اسد الغابہ: جلد 2، حصہ ہفتم، ص 667